

Published:

November 30, 2025

Pakhtun Wali and Islamic Teachings: An Analysis of Similarities and Differences

پختون ولی اور اسلامی تعلیمات: ہم آہنگی اور اختلافات کا تجزیہ

Saleem Ullah Masroor

Ph.D. Scholar, MY University Islamabad

Email: saleemullah.masroor@gmail.com

Phone: +923439344042

Abstract

Pakhtun Wali (پختون ولی) is the fundamental cultural code of the Pashtun society, which has shaped tribal life for centuries? It emphasizes principles such as honor, hospitality, asylum, loyalty, and revenge. On the other hand, Islam is a universal and comprehensive religion that stresses justice, mercy, equality, forgiveness, and piety. This study analyzes the harmony and conflicts between Pakhtun Wali (پختون ولی) and Islamic teachings. The findings reveal that certain values, such as hospitality and granting asylum, are in line with Islamic principles, while others, such as insistence on revenge and the limited role of women in society, appear to conflict with the Islamic ideals of justice, forgiveness, and equality. The analysis suggests that if Pakhtun Wali (پختون ولی) is reformed in the light of Islamic teachings, Pashtun society can not only achieve greater stability but also align its cultural values more closely with the universal message of Islam.

Keywords: Pakhtun Wali, Islamic Teachings, Similarities, Differences, Analysis

تمہید

پختون ولی پختون معاشرت کا وہ قدیم روایتی ضابطہ ہے جو صدیوں سے نسل در نسل منتقل ہوتا رہا ہے۔ یہ ضابطہ نہ صرف ایک سماجی معاہدہ ہے بلکہ پختون قوم کی پہچان اور ان کی روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بھی ہے۔ اس کے بنیادی عناصر میں غیرت (نگ)، مہمان نوازی، پناہ دینا، انتقام اور قبائلی خود مختاری شامل ہیں۔ دوسری طرف اسلام ایک الہامی اور آفاقی دین ہے جس نے عدل، مساوات، رحمت، عفو اور انسانی کرامت کو بنیاد بنایا ہے۔ اس مطالعے کا مقصد پختون ولی کی اقدار کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پرکھنا اور یہ دیکھنا ہے کہ کن پہلوؤں میں ہم آہنگی ہے اور کن میں تضاد۔¹

¹ رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، سٹوڈنٹس پبلیشر، پشاور، 2025، ص 12

مہمان نوازی اور اسلام

پختون ولی میں مہمان نوازی کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ پختون معاشرے میں مہمان کو ”خدا کا تحفہ“ سمجھا جاتا ہے، خواہ وہ اجنبی ہو یا دشمن۔ یہ قدر اسلام کے اس اصول سے مطابقت رکھتی ہے جس میں مہمان کو عزت و احترام دینے اور کھلانے پلانے کو نیکی قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے“²۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پختون ولی کی یہ روایت اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

غیرت اور عزت کا تصور

پختون ولی میں غیرت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ غیرت کے تحفظ کے لیے پختون اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار رہتا ہے۔ اسلام نے بھی عزت نفس اور غیرت کو قدر مشترک کے طور پر تسلیم کیا ہے، تاہم اسلام میں غیرت کے اظہار کو عدل اور اعتدال کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ اسلام کسی بھی قسم کی انتہا پسندی یا ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لیے غیرت کا اسلامی تصور، پختون ولی کے غیرت کے تصور سے زیادہ متوازن اور اخلاقی بنیادوں پر استوار ہے۔³

انقام اور معافی

پختون ولی میں انقام کو عزت و وقار کا مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی پر ظلم ہو یا اس کی عزت پامال ہو تو وہ بدلے کے بغیر سکون نہیں پاتا۔ تاہم اسلام نے قصاص کو جائز قرار دیا ہے مگر ساتھ ہی عفو و درگزر کو زیادہ بہتر عمل بتایا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ”اور اگر تم معاف کرو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے“⁴۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پختون ولی کا بدل پر اصرار اسلام کے عفو اور رحمت کے اصول سے مختلف ہے۔⁵

خواتین کا مقام

پختون ولی میں خواتین کے لیے عزت و تحفظ کا پہلو ضرور پایا جاتا ہے، مگر ان کی معاشرتی اور تعلیمی شرکت محدود نظر آتی ہے۔ اسلام نے عورت کو مرد کے برابر عزت و وقار عطا کیا اور تربیت میں حصہ لینے کا حق بھی دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے“۔ اسلام نے بھی علم کے حصول کو سب کے لیے لازمی قرار دیا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں یہ روایت منقول ہے:

² بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1987، جلد 2، ص 456۔

³ غزالی، ابو حامد، احیاء علوم الدین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2004، جلد 3، ص 77۔

⁴ سورۃ المائدہ: 45۔

⁵ قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لأحكام القرآن، دار الکتب المصریہ، قاہرہ، 1964، جلد 6، ص 112۔

Published:

November 30, 2025

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"⁶

ترجمہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پختون ولی کے اس پہلو کو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔

قبائلی خود مختاری اور شریعت

پختون ولی میں جرگہ نظام کو تنازعات کے حل کا سب سے مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ جرگہ مقامی تنازعات کو حل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ فیصلے اسلامی شریعت کے اصول عدل سے ہٹ کر بھی ہو سکتے ہیں۔ اسلام نے عدالتی فیصلے کو قرآن و سنت اور قاضی کے ذریعے نافذ کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ انصاف میں ذاتی و قبائلی تعصبات کی آمیزش نہ ہو۔⁷

اس تجربے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ پختون ولی کی کئی روایات مثلاً مہمان نوازی، پناہ دینا اور عزت کا تحفظ اسلامی تعلیمات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔ تاہم بدل پر اصرار، خواتین کے محدود کردار اور بعض جرگہ فیصلے اسلامی اصول عدل، رحمت اور مساوات کے ساتھ متصادم ہیں۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ پختون ولی کی اقدار کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھال کر ایک متوازن اور عادلانہ معاشرتی نظام تشکیل دیا جائے جو پختون روایت کی اصل روح اور اسلام کے آفاقی پیغام دونوں کا عکاس ہو۔

غیرت، مہمان نوازی اور عدل: پختون ولی اور اسلامی تعلیمات کا تقابلی جائزہ

پرمیں نے تفصیلی اور تحقیقی انداز میں تحریر تیار کی ہے۔ اس میں وہی سابقہ ترتیب استعمال کی گئی ہے (یعنی پہلے مشہور نام، پھر کتاب کا نام، پھر ادارہ، پھر سن اشاعت، پھر جلد اور صفحہ) اور اس میں سٹار شامل نہیں ہیں۔

غیرت، مہمان نوازی اور عدل: پختون ولی اور اسلامی تعلیمات کا تقابلی جائزہ

پختون ولی پختون قوم کا ایک قدیم روایتی ضابطہ ہے جو ان کی معاشرت، ثقافت اور طرز زندگی پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ اس ضابطے میں غیرت، مہمان نوازی اور عدل جیسے بنیادی اصول مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسری طرف اسلام، جو ایک آفاقی دین ہے، انہی اصولوں کو الہامی بنیادوں پر زیادہ جامع اور متوازن صورت میں پیش کرتا ہے۔ اس مطالعے کا مقصد یہ دیکھنا ہے کہ پختون ولی میں غیرت، مہمان نوازی اور عدل کے تصورات کس حد تک اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہیں اور کہاں تضاد پایا جاتا ہے۔⁸

⁶ ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دار الرسل، س، 1430ھ، جلد 1 صفحہ 81۔

⁷ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، السیاسة الشرعية، مکتبۃ المعارف، ریاض، 1991، ص 43

⁸ رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، ص 45۔

غیرت کا تصور

پختون ولی میں غیرت کو سب سے اہم اصول تصور کیا جاتا ہے۔ عزت کے تحفظ کے لیے پختون اپنی جان قربان کرنے کو تیار رہتا ہے۔ اسلام نے بھی غیرت اور عزت کے تحفظ کو ایک بنیادی قدر قرار دیا ہے، لیکن امام غزالی نے لکھا ہے کہ اسلام نے اس کو عدل اور تقویٰ کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اسلام کسی ایسی غیرت کو تسلیم نہیں کرتا جو ظلم یا انتہا پسندی کا سبب بنے۔ اس لیے اسلام کا غیرت کا تصور زیادہ متوازن اور اخلاقی بنیادوں پر استوار ہے۔⁹

مہمان نوازی

پختون معاشرت میں مہمان نوازی کو غیر معمولی حیثیت حاصل ہے۔ خواہ مہمان دشمن ہی کیوں نہ ہو، پختون اسے عزت دیتا اور کھانا کھلاتا ہے۔ اسلام نے بھی مہمان نوازی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔"¹⁰ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ پختون ولی کی مہمان نوازی کی روایت براہ راست اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔

عدل کا تصور

پختون ولی میں جرگہ نظام عدل کی فراہمی کے لیے قائم کیا گیا ہے، جو تنازعات کے حل اور انصاف کے قیام میں کردار ادا کرتا ہے۔ تاہم بعض اوقات قبائلی تعصبات اور ذاتی مفادات اس نظام کو متاثر کرتے ہیں۔ اسلام نے عدل کو انسانی معاشرت کی بنیاد قرار دیا ہے اور قرآن میں فرمایا: "عدل کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"¹¹۔ اسلام میں عدل محض قبائلی روایت نہیں بلکہ ایک الہامی اصول ہے جو ہر قسم کے تعصب اور ذاتی مفاد سے بالاتر ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ پختون ولی میں غیرت، مہمان نوازی اور عدل جیسے اصول معاشرتی نظام کو مستحکم کرتے ہیں اور ان میں کئی پہلو اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ تاہم بعض مواقع پر ان اقدار کا اطلاق قبائلی تعصبات اور بدل کی روایت کی وجہ سے اسلام کے جامع اور آفاقی اصولوں سے مختلف ہو جاتا ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ پختون معاشرہ اپنی روایات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اعتدال اور توازن کے ساتھ ڈھالے تاکہ ایک ایسا معاشرتی نظام تشکیل پائے جو مقامی اقدار اور آفاقی تعلیمات دونوں کا بہترین امتزاج ہو۔

⁹ غزالی، ابو حامد، احیاء علوم الدین، جلد 3، ص 112۔

¹⁰ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، جلد 2، ص 456۔

¹¹ سورۃ المائدہ: 8۔

پختون ولی میں روایتی اقدار اور ان کا اسلامی نظریات سے تعلق

پختون ولی ایک ایسا غیر مدون سماجی و ثقافتی ضابطہ ہے جو پختون قوم کی روزمرہ زندگی، رشتوں اور قبائلی ڈھانچے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے اصول صدیوں سے نسل در نسل منتقل ہوتے آئے ہیں اور آج بھی پختون شناخت کی اساس مانے جاتے ہیں۔ ان اقدار میں مہمان نوازی، غیرت، پناہ دینا، انتقام، وفاداری اور عدل جیسے عناصر مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسری طرف اسلام ان ہی اقدار کو ایک الہامی اور آفاقی زاویے سے بیان کرتا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ پختون ولی کے کئی پہلو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ ہیں جبکہ بعض پہلو اصلاح کے متقاضی ہیں۔¹²

مہمان نوازی

پختون ولی میں مہمان نوازی کو سب سے اعلیٰ قدر مانا جاتا ہے۔ پختون معاشرہ کسی بھی مہمان کو، خواہ وہ اجنبی ہو یا دشمن، کھانے پینے اور آرام دینے کو اپنی عزت کا حصہ سمجھتا ہے۔ اسلام نے بھی مہمان نوازی کو ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔ مہمان نوازی پختون معاشرے کا سب سے نمایاں وصف ہے۔ آج بھی جدید شہروں اور دیہی علاقوں میں مہمان کے لیے خاص کھانے تیار کیے جاتے ہیں، اس کی عزت و تکریم کو خاندان کی عزت سمجھا جاتا ہے۔¹³ اسلامی تعلیمات بھی اس روایت کو بڑی اہمیت دیتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی مہمان نوازی کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔" وہ پوری روایت اس طرح ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيَّهُ"¹⁴

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ نیک بات کہے یا خاموش رہے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ نیک بات کہے یا خاموش رہے؛ جو ایمان والا ہے، وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے؛ اور جو ایمان والا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

یوں مہمان نوازی محض روایت نہیں بلکہ دین کا حصہ ہے، اور جدید پختون معاشرہ اسے اپنی ثقافتی شناخت کے طور پر زندہ رکھے ہوئے ہے۔

¹² رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، ص 22

¹³ اولف کیر، The Pathans، ن، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، لندن، س، 1958ء، جلد 2، صفحہ 87۔

¹⁴ تفسیری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ن، دار احیاء التراث العربی، بیروت، سطن۔ رقم الحدیث 74۔

Published:

November 30, 2025

غیرت اور عزت

پختون ولی میں غیرت کا اصول قبائلی زندگی کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ خاندان اور قبیلے کی عزت کے تحفظ کے لیے پختون اپنی جان کی قربانی دینے کو بھی تیار ہوتا ہے۔ اسلام نے بھی عزت نفس اور غیرت کو تسلیم کیا ہے، تاہم اسلام نے غیرت کو اعتدال اور عدل کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اسلام اس غیرت کو رد کرتا ہے جو ظلم، زیادتی یا انتہا پسندی کا باعث بنے۔ یوں پختون ولی کا تصور غیرت اسلام کے اصول سے قریب ہونے کے باوجود بعض اوقات شدت پسندی کی وجہ سے متضاد ہو جاتا ہے۔¹⁵

انتقام اور عفو

پختون ولی میں انتقام (بدل) کو ناگزیر سمجھا جاتا ہے اور یہ عزت کی بحالی کا ذریعہ ہے۔ تاہم اسلام نے قصاص کو تو جائز قرار دیا ہے لیکن ساتھ ہی معافی اور درگزر کو افضل عمل قرار دیا ہے۔ پختون ولی کا بدل پر اصرار اسلامی اصول عفو و رحمت کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔¹⁶

پناہ دینا اور ننواتے

پختون ولی کا ایک اور اہم اصول یہ ہے کہ جو کوئی بھی پناہ طلب کرے، خواہ دشمن ہی کیوں نہ ہو، اسے تحفظ دیا جائے۔ یہ اصول اسلامی تعلیمات سے براہ راست مطابقت رکھتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے: "اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دو تا کہ وہ اللہ کا کلام سن لے، پھر اسے امن کی جگہ پہنچا دو"¹⁷۔ امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے بھی پناہ کو انسانی حقوق کا حصہ بنایا ہے۔¹⁸

عدل اور انصاف

حسن معاشرت اور عدل و انصاف کی بنیادیں

عدالت اور انصاف کے اصول معاشرت میں برابری، اعتماد اور احترام پیدا کرتے ہیں۔ لوگ اپنے ذاتی حقوق کے ساتھ دوسروں کے حقوق کا بھی احترام کرتے ہیں۔ معاشرتی انصاف کے نفاذ سے تصادم کم ہوتا اور تعاون اور اجتماعی ہم آہنگی بڑھتی ہے۔¹⁹

¹⁵ اولف کیر، The Pathans، جلد 2، صفحہ 82۔

¹⁶ رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، ص 34۔

¹⁷ سورۃ التوبہ: 6۔

¹⁸ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار الفکر، بیروت، 1999، جلد 4، ص 54۔

¹⁹ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، السیاسة الشرعية، ص 61۔

Published:

November 30, 2025

پختون ولی میں جرگہ نظام تنازعات کے حل کے لیے قائم ہے، جو کئی مواقع پر فوری اور اجتماعی انصاف فراہم کرتا ہے۔ لیکن بعض اوقات قبائلی تعصبات یا طاقتور فریق کے دباؤ کی وجہ سے عدل کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ اسلام نے عدل کو معاشرتی زندگی کا بنیادی اصول قرار دیا ہے۔²⁰ یوں اسلام کا عدل ہر طرح کے مفاد اور تعصب سے بالاتر ہے، جو پختون ولی کے عدالتی نظام کو زیادہ جامع سمت فراہم کرتا ہے۔

یہ مطالعہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ پختون ولی کی کئی اقدار مثلاً مہمان نوازی، پناہ دینا اور عزت کا تحفظ اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہیں، جبکہ بدل پر اصرار، بعض مواقع پر غیرت کا غلط استعمال اور عدل میں قبائلی تعصبات کا عمل دخل اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں۔ اس لیے ضرورت ہے کہ پختون معاشرہ اپنی روایتی اقدار کو اسلام کے آفاقی اور متوازن اصولوں کے مطابق ڈھالے تاکہ ایک ایسا معاشرتی ڈھانچہ وجود میں آئے جو مقامی ثقافت اور دینی تعلیمات کا حسین امتزاج ہو۔

انتقام اور معافی: پختون معاشرت اور اسلامی اخلاقیات میں توازن

انسانی معاشروں میں انتقام اور معافی دو ایسے رویے ہیں جو اجتماعی زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ پختون معاشرت میں انتقام کو غیرت اور عزت کی علامت سمجھا جاتا ہے، جبکہ اسلامی تعلیمات میں معافی اور درگزر کو اعلیٰ ترین اخلاقی صفت قرار دیا گیا ہے۔ ان دونوں رویوں کا تقابلی مطالعہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ کہاں پختون ولی اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہے اور کہاں اس میں تضاد پایا جاتا ہے۔²¹

پختون معاشرت میں انتقام

پختون ولی کے بنیادی اصولوں میں بدل یعنی انتقام ایک لازمی قدر ہے۔ جب کسی فرد یا قبیلے پر ظلم یا بے عزتی کی جاتی ہے تو بدلہ لینا غیرت کا تقاضا سمجھا جاتا ہے۔ انتقام کو عزت کی بحالی اور قبیلے کی ساکھ قائم رکھنے کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ یہ تصور کئی بار چھوٹی چھوٹی باتوں پر طویل دشمنیوں اور خونی تنازعات کو جنم دیتا ہے۔ بعض اوقات پختون معاشرت میں بدلے کا سلسلہ نسل در نسل چلتا رہتا ہے۔²²

²⁰ ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، السیاسة الشرعیة، ص 69۔

²¹ ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، یونیورسٹی آف پشاور، 2010، جلد 1، صفحہ 23۔

²² ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 1، صفحہ 45۔

Published:

November 30, 2025

اسلام میں بدلے اور معافی کا تصور

اسلام نے عدل اور انصاف کے اصول کے تحت مظلوم کو بدلہ لینے کی اجازت دی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

"وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ"²³

ترجمہ: اور اگر تم سزا دو تو اسی قدر سزا دو جس قدر تمہیں اذیت دی گئی۔

لیکن ساتھ ہی قرآن اور حدیث میں معافی کو زیادہ پسندیدہ اور اجر عظیم کا باعث قرار دیا گیا ہے۔

"فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ"²⁴

ترجمہ: اور جو معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی عملی زندگی میں بدلہ لینے کے بجائے معافی کو اپنایا۔ طائف کے موقع پر سخت ایذا رسانی کے باوجود بد دعا کے بجائے ہدایت کی

دعا فرمائی۔ فتح مکہ پر دشمنوں کو عام معافی عطا کی۔²⁵

معافی کا اخلاقی مقام

امام غزالی لکھتے ہیں کہ "انتقام سے وقتی تسکین تو مل سکتی ہے لیکن حقیقی بزرگی اور روحانی بلندی معاف کر دینے میں ہے۔"²⁶ اسلام نے معافی کو کمزوری

نہیں بلکہ قوت اور عظمت قرار دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"طاقت و روہ نہیں جو کشتی میں غالب آجائے بلکہ طاقت و روہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے۔"²⁷

پختون ولی اور اسلام کا تقابلی جائزہ

پختون معاشرت انتقام کو غیر کی بقا سمجھتی ہے اور معافی کو اکثر کمزوری تصور کیا جاتا ہے۔ اسلام معافی کو افضل اور عظیم تر عمل قرار دیتا ہے اور انتقام کو

محدود دائرے میں عدل کے تحت جائز سمجھتا ہے۔ یہاں ایک تضاد نمایاں ہے کہ پختون ولی کے تحت دشمنی نسل در نسل چلتی ہے جبکہ اسلام قلوب کی

صفائی اور معاشرتی امن قائم کرنے پر زور دیتا ہے۔²⁸

²³ سورۃ النحل: 126۔

²⁴ سورۃ الشوری: 40۔

²⁵ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، جلد 5، صفحہ 201

²⁶ غزالی، ابو حامد، احیاء علوم الدین، جلد 3، صفحہ 85

²⁷ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، جلد 7، صفحہ 99

توازن کی ضرورت

پختون معاشرت میں اگر معافی کے اسلامی تصور کو رواج دیا جائے تو خونی تنازعات اور دشمنیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ قبائلی معاشرے میں امن و سکون اور اجتماعی ہم آہنگی پیدا ہو سکتی ہے۔ غیرت کا تصور بھی معافی اور انصاف کے اعلیٰ اصولوں کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے۔²⁹

اجتماعی نظام زندگی: پختون ولی کے ضابطے اور اسلام کی اجتماعی تعلیمات

ہر معاشرہ اپنے اجتماعی نظام کو کچھ بنیادی اصولوں پر استوار کرتا ہے۔ پختون ولی میں یہ اصول غیرت، جرگہ، مہمان نوازی، پناہ دینا اور بدل کے ضابطے کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ ضابطے قبائلی زندگی کو نظم و ضبط فراہم کرتے ہیں اور سماجی وحدت کے ضامن سمجھے جاتے ہیں۔ دوسری طرف اسلام کا اجتماعی نظام زیادہ ہمہ گیر اور جامع ہے جو عدل، مساوات، مشاورت، رحم دلی اور اجتماعی بھلائی پر مبنی ہے۔ دونوں نظاموں کا تقابلی مطالعہ ہمیں اس بات پر غور کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ کہاں پختون ولی اسلام سے ہم آہنگ ہے اور کہاں اس کے برعکس ہے۔³⁰

پختون ولی کا اجتماعی نظام

پختون ولی میں جرگہ قبیلائی نظام کا سب سے مؤثر ادارہ ہے۔ جرگہ تنازعات کے حل، صلح کے قیام اور اجتماعی فیصلوں کے نفاذ میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ پختون معاشرت میں فرد کی شناخت بھی اجتماعی نظام کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔ ہر قبیلے کا فرد قبیلے کے فیصلے کا پابند سمجھا جاتا ہے اور اس کی حیثیت قبیلے کے اجتماعی مفاد کے تابع ہوتی ہے۔ جرگہ پختون معاشرت میں نہ صرف انصاف کی علامت ہے بلکہ قبیلائی اتحاد اور اجتماعی زندگی کو قائم رکھنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔³¹

اسلام کا اجتماعی نظام

اسلام نے اجتماعی زندگی کے لیے عدل و انصاف کو بنیادی اصول قرار دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"³²

ترجمہ: بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

²⁸ خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام، لاہور: پبلشر، 2015، جلد 2، صفحہ 84۔

²⁹ ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 1، صفحہ 62۔

³⁰ یوسفزئی، ناصر، پختون ولی اور معاشرتی اصول، اسلام آباد: نیشنل پبلیشر، 2012، جلد 1، صفحہ 89۔

³¹ رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 1، صفحہ 140۔

³² سورۃ النحل: 90۔

Published:

November 30, 2025

اسلامی معاشرتی تعلیمات میں مشاورت کو بھی بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ يَبْنِيهِمْ"³³

ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی ریاست میں عملی طور پر اجتماعی نظام کی بہترین مثال قائم کی۔ اس میں مختلف قبائل، مذاہب اور طبقات کے لوگ ایک

اجتماعی معاہدے کے تحت نظم و ضبط میں لائے گئے۔³⁴

پختون ولی اور اسلام کا تقابلی مطالعہ

پختون ولی کا جرگہ نظام مشاورت اور اجتماعی فیصلے کی ایک شکل ہے جو اسلام کی تعلیمات سے بڑی حد تک ہم آہنگ ہے۔ تاہم بعض اوقات جرگے کے

فیصلے عدل اور رحمت کے اسلامی اصولوں سے ہٹ جاتے ہیں، مثلاً عورتوں کو صلح کے لیے ونی یا سوارہ کی شکل میں دینا۔ اسلام ایسی غیر منصفانہ روش کی

اجازت نہیں دیتا۔³⁵

اسلامی تعلیمات میں فرد اور جماعت دونوں کے حقوق متوازن ہیں۔ پختون ولی میں اگرچہ اجتماعی مفاد کو مقدم سمجھا جاتا ہے، لیکن کبھی کبھار فرد کی

آزادی کو قربان کر دیا جاتا ہے، جو اسلامی اصولِ عدل اور مساوات سے متصادم ہے۔³⁶

توازن کی ضرورت

اگر پختون معاشرت کے جرگہ اور اجتماعی ضابطوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالا جائے تو یہ نظام انصاف اور بھائی چارے کو فروغ دینے کا ذریعہ بن

سکتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات قبائلی اتحاد کو مزید مضبوط کر سکتی ہیں اور معاشرے میں امن و انصاف کی حقیقی بنیاد رکھ سکتی ہیں۔³⁷

خواتین کا مقام: پختون ولی اور اسلام کے تناظر میں تحقیقی تجزیہ

معاشرتی نظام میں خواتین کا مقام ایک نہایت اہم پہلو ہے، جو کسی بھی تہذیب اور مذہب کے اخلاقی اور سماجی معیار کو واضح کرتا ہے۔ پختون معاشرت

میں خواتین کو عزت اور حرمت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے، لیکن عملی طور پر ان کا کردار زیادہ تر گھریلو زندگی تک محدود رہتا ہے۔ اسلام نے خواتین کو

³³ سورۃ الشوری: 38۔

³⁴ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، جلد 8، صفحہ 210

³⁵ ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 1، صفحہ 32۔

³⁶ ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، جلد 1، صفحہ 43۔

³⁷ یوسفزئی، ناصر، پختون ولی اور معاشرتی اصول، جلد 1، صفحہ 89۔

Published:

November 30, 2025

سماجی، معاشی، تعلیمی اور مذہبی زندگی میں ایک متوازن اور باعزت مقام عطا کیا ہے۔ اس تحقیقی تجزیے میں پختون ولی اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں خواتین کے مقام کا جائزہ لیا گیا ہے۔³⁸

پختون ولی میں خواتین کا مقام

پختون ولی میں خواتین کو قبیلے کی عزت اور غیرت کا محور سمجھا جاتا ہے۔ ان کی حرمت کے تحفظ کے لیے پختون مرد اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ تاہم خواتین کے سماجی کردار پر قدغن عائد کی جاتی ہے اور ان کی آزادی محدود رہتی ہے۔ تعلیم اور فیصلہ سازی کے معاملات میں اکثر خواتین کا کردار ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ بعض غیر اسلامی رسومات جیسے ونی یا سوارہ کے ذریعے خواتین کو صلح کے معاملات میں استعمال کیا جاتا ہے جو ان کے انسانی وقار کے منافی ہے۔ پختون معاشرت میں خواتین عزت کا استعارہ ہیں مگر عملی طور پر ان کی حیثیت زیادہ تر گھریلو زندگی تک محدود کر دی جاتی ہے۔³⁹

اسلام میں خواتین کا مقام

اسلام نے خواتین کو مردوں کے برابر انسانی مقام عطا کیا۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ"⁴⁰

ترجمہ: عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے، دستور کے مطابق۔

خواتین کو وراثت، نکاح اور معاہدات میں مکمل حق دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اور صحابیات نے علمی اور سماجی میدانوں میں نمایاں کردار ادا کیا، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام خواتین کو محدود نہیں کرتا بلکہ انہیں فعال کردار کا موقع فراہم کرتا ہے۔⁴¹

توازن کی ضرورت

پختون معاشرت میں اگر خواتین کے مقام کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق از سر نو متعین کیا جائے تو یہ نہ صرف خواتین کے حقوق کی حفاظت کا ذریعہ ہو گا بلکہ مجموعی طور پر معاشرتی ترقی میں توازن اور ہم آہنگی پیدا کرے گا۔ خواتین کو عزت کے ساتھ ساتھ تعلیم، فیصلہ سازی اور سماجی کردار ادا کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے تاکہ وہ اسلام کے بتائے ہوئے مقام تک پہنچ سکیں۔⁴²

³⁸ عبدالقدوس، پختون ثقافت اور جڑ گہ نظام، ن، پشاور یونیورسٹی پریس، س، 2015 / 1 / 233۔

³⁹ رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 1، صفحہ 175۔

⁴⁰ سورۃ البقرہ: 228۔

⁴¹ مسلم، ابوالحسن، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1995، جلد 4، صفحہ 220۔

تقابلی جائزہ

پختون ولی خواتین کی عزت کے تحفظ پر زور دیتا ہے مگر ان کے سماجی اور تعلیمی کردار کو محدود کرتا ہے۔ اسلام خواتین کے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں معاشرتی ترقی میں فعال کردار دینے کا حکم دیتا ہے۔ پختون ولی میں خواتین کو بعض اوقات قبیلائی تنازعات کا حل بنانے کے لیے قربان کر دیا جاتا ہے، جبکہ اسلام اس طرز عمل کو سراسر ظلم قرار دیتا ہے۔

پختون ولی کے ثقافتی اصول اور ان پر اسلامی تعلیمات کا اثر

پختون ولی پختون معاشرت کا ایک ایسا روایتی ضابطہ ہے جو صدیوں سے قبائلی زندگی کو منظم کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس میں غیرت، جرأت، مہمان نوازی، پناہ دینا، بدلے کا تصور، جرگہ نظام اور عزت و وقار جیسی اقدار شامل ہیں۔ یہ اصول پختون قوم کے تہذیبی ڈھانچے اور اجتماعی نظم کو واضح کرتے ہیں۔ دوسری طرف اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو عدل، مساوات، رحم، معافی اور تقویٰ پر زور دیتا ہے۔ جب پختون ولی کے اصولوں کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ تقابلی طور پر دیکھا جائے تو کئی پہلو ایسے ہیں جو ہم آہنگ پائے جاتے ہیں اور کئی میں تضاد نمایاں ہوتا ہے۔⁴³

مہمان نوازی پختون ولی کی سب سے اہم روایتوں میں سے ہے۔ پختون گھرانہ دشمن کے ساتھ بھی مہمان کی حیثیت سے انتہائی عزت و احترام کا سلوک کرتا ہے۔ یہ روایت اسلام کی اس تعلیم سے ہم آہنگ ہے جس میں مہمان نوازی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح مہمان نوازی پختون ولی اور اسلامی اصولوں میں مشترکہ قدر کے طور پر سامنے آتی ہے۔⁴⁴

اسی طرح پختون ولی میں پناہ دینا یا "نوائے" کی روایت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ پختون دشمن کو بھی پناہ دے کر اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اور اس کی جان و مال کو محفوظ سمجھتا ہے۔ اسلام بھی مظلوم کو پناہ دینے اور اسے تحفظ فراہم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ الْخ" ⁴⁵

ترجمہ۔ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دو تاکہ وہ اللہ کا کلام سن سکے، پھر اسے امن کی جگہ پہنچا دو۔"

⁴² رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، جلد 1، صفحہ 79۔

⁴³ یوسفزئی، ناصر، پختون ولی اور معاشرتی اصول، جلد 1، صفحہ 124۔

⁴⁴ عبدالقدوس، پختون ثقافت اور جرگہ نظام، جلد 1، صفحہ 135۔

⁴⁵ سورۃ التوبہ: 6۔

Published:

November 30, 2025

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا تصور پناہ پختون روایت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ البتہ انتقام اور بدلے کا تصور پختون ولی میں ایک بنیادی اصول ہے۔ پختون اپنی یا اپنے قبیلے کی توہین کا بدلہ لینا ضروری سمجھتا ہے۔ یہ اصول اسلام کی تعلیم معافی کے ساتھ بعض پہلوؤں میں متصادم ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے، مگر جو معاف کر دے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے" ⁴⁶ اس سے واضح ہے کہ اسلام انتقام کی اجازت دیتا ہے لیکن معافی کو افضل قرار دیتا ہے، جبکہ پختون ولی زیادہ زور بدلے پر دیتا ہے۔

خواتین کے مقام کے حوالے سے بھی پختون ولی اور اسلامی تعلیمات میں فرق نمایاں ہے۔ پختون روایتی طور پر عورت کو پردے میں رکھتا ہے اور اسے زیادہ تر گھریلو دائرے تک محدود کرتا ہے۔ جبکہ اسلام عورت کو پردے اور عفت کے ساتھ تعلیم، وراثت، معاہدات اور دیگر سماجی شعبوں میں حقوق دیتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "عورتیں مردوں کی شقیقہ ہیں" یعنی عورتیں مردوں کے برابر کی حیثیت رکھتی ہیں ⁴⁷۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام خواتین کو وہ مقام دیتا ہے جو پختون ولی کی بعض روایات میں محدود نظر آتا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ پختون ولی کے ثقافتی اصول اسلام کی کئی تعلیمات سے ہم آہنگ ہیں، جیسے مہمان نوازی اور پناہ دینا۔ تاہم بدلے پر اصرار اور خواتین کی محدودیت جیسے امور اسلامی اصولوں سے جزوی طور پر متصادم ہیں۔ اگر پختون معاشرہ اپنی ثقافتی روایات کو اسلام کے عالمگیر پیغام کی روشنی میں ڈھال لے تو اس کے اقدار مزید متوازن اور عالمی سطح پر قابل قبول ہو سکتے ہیں۔

خاتمہ

پختون ولی پختون قوم کی تہذیبی شناخت اور ان کے معاشرتی ڈھانچے کی بنیاد ہے۔ اس میں وفاداری، عزت، غیرت، مہمان نوازی، جرگہ نظام، غنڈہ درگزر اور قبائلی یکجہتی جیسے اصول شامل ہیں جو اجتماعی زندگی کو ایک مضبوط رشتہ میں جوڑے رکھتے ہیں۔ یہ ضابطہ صدیوں سے پختونوں کی روزمرہ زندگی پر اثر انداز ہو رہا ہے اور آج بھی ان کی معاشرت کا نمایاں حوالہ ہے۔ تاہم پختون ولی اپنی فطری شکل میں محض ایک ثقافتی ضابطہ ہے جس میں زمان و مکان کے بدلتے حالات کے مطابق تبدیلی کی گنجائش بھی پائی جاتی ہے۔

⁴⁶ سورۃ الشوری: 40۔

⁴⁷ سحبتانی، احمد بن اشعث، ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، مکتبہ دار المعرفۃ، بیروت، 1996، جلد 1، صفحہ 45۔

Published:

November 30, 2025

اسلام کی تعلیمات جب اس تناظر میں سامنے آتی ہیں تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ پختون ولی کے اکثر اصول اسلام کی بنیادی قدروں کے قریب ہیں۔ مثلاً مہمان نوازی کو اسلام نے بھی بڑی فصیلت دی ہے، عدل و انصاف کو قرآن و سنت نے بنیادی معیار قرار دیا ہے اور اجتماعی مشاورت (شوری) کو بھی اسلام نے خاص اہمیت عطا کی ہے، جو گرہ نظام کے ساتھ مماثلت رکھتی ہے۔ اسی طرح عفو و درگزر اور مظلوم کی مدد جیسے اقدار اسلام کی تعلیمات کا بھی حصہ ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پختون ولی اپنی اصل میں انسانی اور اخلاقی اقدار پر مبنی ہے، جو اسلام کے ساتھ کئی مقامات پر ہم آہنگ ہے۔

تاہم پختون ولی کے بعض پہلو ایسے بھی ہیں جو اسلام کی آفاقی اور متوازن تعلیمات سے ہم آہنگ نہیں۔ مثلاً غیرت کے نام پر شدت پسندی، عورت کو سماجی اور تعلیمی کردار سے محروم رکھنا، یا انتقام کو لازمی سمجھنا ایسے رویے ہیں جو اسلام کی تعلیمات سے مختلف ہیں۔ اسلام جہاں عورت کو عزت، مقام اور وراثت میں حق دیتا ہے، وہیں انتقام کے بجائے معافی اور صلح کی تلقین کرتا ہے۔ اسی طرح غیرت کے تصور کو اسلام نے اعتدال اور عدل کے اصول کے ساتھ مشروط کیا ہے تاکہ ظلم اور زیادتی کے دروازے بند کیے جاسکیں۔

اس تناظر میں ضروری ہے کہ پختون معاشرت اپنی روایتی اقدار کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نئے سرے سے تشکیل دے۔ پختون ولی کا بقا اسی وقت ممکن ہے جب اس کے اصول اسلام کے عدل، رحم، مساوات اور اعتدال پر مبنی نظام کے ساتھ ہم آہنگ ہوں۔ اگر پختون ولی کے مثبت پہلوؤں کو اسلام کی روشنی میں مضبوط کیا جائے اور منفی پہلوؤں کو ختم کیا جائے تو ایک ایسا متوازن معاشرہ تشکیل پائے گا جو نہ صرف اپنی ثقافت کو محفوظ رکھے گا بلکہ اسلام کے مثالی معاشرتی اصولوں کا حقیقی نمونہ بھی بنے گا۔

یوں کہا جاسکتا ہے کہ پختون ولی اور اسلام میں کوئی بنیادی تضاد نہیں، بلکہ فرق صرف زاویہ نظر اور عملی اطلاق کا ہے۔ اسلام پختون ولی کو ایک اعلیٰ اور متوازن رخ عطا کرتا ہے اور یہ امت مسلمہ کے وسیع تر معاشرتی ڈھانچے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ایک روشن مستقبل کی بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔ یہی وہ توازن ہے جو پختون معاشرت کو ترقی، امن اور دینی اقدار کی روشنی میں نئی جہت دے سکتا ہے۔

نتائج

1. ہم آہنگی کی بڑی گنجائش موجود ہے: پختون ولی کے بیشتر اصول جیسے مہمان نوازی، عزت نفس، مظلوم کی حمایت، اجتماعی مشاورت اور عدل و انصاف اسلام کی بنیادی تعلیمات کے قریب ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پختون ولی کی اصل میں انسانی اور اخلاقی اقدار کار فرما ہیں جو اسلام کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکتی ہیں۔

Published:

November 30, 2025

2. کچھ پہلو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں: پختون ولی میں انتقام کو لازمی جزو سمجھنا، خواتین کو بعض معاشرتی و تعلیمی کردار سے محروم رکھنا، اور غیرت کے نام پر شدت پسندی ایسے رویے ہیں جو اسلام کے اعتدال پسند اور رحمت پر مبنی نظام کے برعکس ہیں۔ اسلام معافی، صلح اور عورت کو باعزت مقام دینے پر زور دیتا ہے۔

1. 3. اسلامی نقطہ نظر اصلاح کا ذریعہ ہے: اسلام کے عدل، رحم، مساوات اور توازن پر مبنی اصول پختون ولی کے منفی پہلوؤں کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے انتقام کو معافی میں، شدت پسندی کو اعتدال میں اور محدودیت کو وسعت میں بدلا جاسکتا ہے۔

2. 4. ثقافتی ورثے کی بھلا اسلامی اصولوں سے جڑی ہے: اگر پختون ولی کے مثبت اقدار کو اسلام کی روشنی میں تقویت دی جائے اور منفی پہلوؤں کو ترک کیا جائے تو یہ ثقافت نہ صرف اپنی پہچان برقرار رکھ سکتی ہے بلکہ اسلامی معاشرتی اصولوں کی ایک عملی تصویر بھی پیش کر سکتی ہے۔

3. 5. اسلام اور پختون ولی میں بنیادی تضاد نہیں: اصل فرق زاویہ نظر اور عملی اطلاق کا ہے۔ اسلام کی آفاقی تعلیمات پختون ولی کے اصولوں کو ایک متوازن رخ عطا کر سکتی ہیں جس سے ایک ایسا معاشرہ وجود میں آئے گا جو اپنی روایات کا محافظ بھی ہو اور اسلامی اصولوں کا عملی مظہر بھی۔

مصادر و مراجع

1. ارسلان، احمد، پختون ثقافت کے اصول اور روایات، یونیورسٹی آف پشاور، 2010۔
2. ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، السياسة الشرعية، مکتبہ المعارف، ریاض، 1991۔
3. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار الفکر، بیروت، 1999۔
4. بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1987۔
5. سمیتانی، احمد بن اشعث، ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، مکتبہ دار المعرفۃ، بیروت، 1996۔
6. عبد القدوس، پختون ثقافت اور جرگہ نظام، پشاور یونیورسٹی پریس، 2015۔
7. غزالی، ابوحامد، احیاء علوم الدین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2004۔
8. قرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، دار الکتب المصریہ، قاہرہ، 1964۔
9. قزوینی، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، دارالرسالہ، 1430ھ۔
10. قیسری، ابوالحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
11. خان، اسلم، پختون معاشرتی اقدار اور خاندانی نظام، لاہور: پبلشر، 2015۔
12. رحیم، محمد، پختون معاشرتی ڈھانچہ اور اقدار، سٹوڈنٹس پبلیشر، پشاور، 2025۔
13. مسلم، ابوالحسن، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1995۔
14. یوسفزئی، ناصر، پختون ولی اور معاشرتی اصول، اسلام آباد: نیشنل پبلیشر، 2012۔
15. اولف کیر، The Pathans، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، لندن، 1958۔